یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(Registered L. 92-352)

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

جلد ۵ نمبر ۱۳

امرتسر۔ مورخہ ۲۶ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۸ء۔ یوم الجمعہ

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... عہ
والیان ریاست سے ... عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ
عام خریداروں سے ... ۱۲/ ۴ؑ
ششماہی ... ۸/ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال بنام مالک
مطبع اہلحدیث امرتسر آنی چاہیے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

وصیت ثنائی

حدیث شریف میں آیا ہے کہ مومن کو دو روز بھی بغیر وصیت نہیں رہنا چاہیے

اس لحاظ سے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جو کچھ اپنی اور اپنے مال کے متعلق وصیت کرنا چاہتا ہو لکھ رکھے۔ اگرچہ میں نے بھی اس حدیث کے مطابق اپنی وصیت لکھی ہوئی ہے تاہم اس میں سے جتنا حصہ پبلک اہل اسلام سے تعلق رکھتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اسکو عام طور پر شائع کروں۔

امرتسر میں مولوی حبیب اللہ صاحب۔ مولوی عبد العلی صاحب قاری اور مولوی رسل بابا صاحب مرحومین کے بعد باوجود ان کی اولاد ہونے کے انکے کتب خانوں سے جو بے دردی ہوئی ہے وہ اہالی امرتسر سے مخفی نہیں۔ دراصل یہ بات بہت ہی قابل غور ہے کہ علماء کس درد سے اپنی تمام ضروریات کو روک کر کتاب خریدتے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ علما کو اتنی آمدن نہیں کہ انکی حاجات کو پورا کرکے انکی علمی سامان کو بھی کافی ہوسکے۔ اس لئے میں ان مرحومین کے کتب خانوں کو جب یاد کرتا ہوں تو میرے دل پر سخت صدمہ ہوتا ہے۔

ان واقعات سے میں نے جو سبق حاصل کیا ہے یہ ہے کہ علماء کو چاہیے کہ اور نہیں تو اپنے کتب خانوں کو (جسقدر بھی ہوں) وقف کردیں جسکی پہلی نظیر اس کی میں نے قایم کی ہے۔ کہ اپنی کل کتابیں متعلقہ (تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ اصول۔ صرف و نحو۔ منطق۔ فلسفہ۔ تاریخ۔ مناظرہ۔ عربی۔ فارسی۔ اردو وغیرہ سب کی سب) وقف کردی ہیں۔ میں بحیثیت متولی انکو استعمال کرتا ہوں اور میری اولاد میں خدا کسی کو تعلیم و تصنیف وغیرہ اشغال علمیہ کے لائق کرے۔ تو وہ بھی بحیثیت متولی انکو استعمال میں لانیکا مجاز ہوگا۔ بحیثیت مالک انتقال بیع۔ ہبہ۔ رہن وغیرہ کرنیکا اس کو اختیار نہ ہوگا۔ بلکہ آج سے بعد بھی جو کتاب خریدوں وہ بھی اسی وقف میں شامل ہوگی۔ یہ وصیت نہیں کہ اسکے متعلق بعد انتقال تمام متروکہ مال سے ثلث کی نسبت دیکھی جائے بلکہ یہ وقف ہے۔

اور اگر (خدا نخواستہ) میری اولاد میں کوئی ایسا نہ ہو جو اشغال علمیہ کو جاری رکھ سکے تو کل کتابیں مدارس عربیہ (مدرسہ دیوبند۔ سہارنپور۔ مدرسہ ندوۃ العلماء۔ مدرسہ نعمانیہ لاہور۔ مدرسہ احمدیہ آرہ) میں حصہ رسدی[1] تقسیم کردی جائیں۔

[1] حصہ رسدی سے مراد یہ ہے کہ جیسی جہاں ضرورت زیادہ ہوگی اسی قدر وہاں کا حق زیادہ ہوگا (منہ)

میرے احباب میں سے جو زندہ ہوں انکا فرض ہوگا کہ میری اس وقف کو نافذ کرائیں اور ان مدارس کے مہتمموں کا حق ہوگا کہ حسب رسدی اپنے اپنے مدرسہ کے لئے دعویٰ کریں باقی کتب فرنیچر وغیرہ اسباب کے لئے بھی میں نے اپنی کاپی میں وصیت لکھی ہوئی ہے وہ چونکہ پبلک سے متعلق نہیں اس لئے اس کا شائع کرنا ضروری نہیں نیز یہ وصیت بے اثری تا زیست اس میں محو و اثبات اور تبدیل بھی جائز ہے *

ابوالوفاء

مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ

اور

کتاب تقویۃ الایمان

(از شیخ احمد اللہ صاحب حنفی از دہلی)

حضرت ناظرین سے عموماً اور علم دوست حضرات شائقین تواریخ سے خصوصاً مخفی نہیں ہے یا نہیں ہوگا کہ جو سلاطین اسلام اس پیشتر کبھی ہند کے فاتح تھے انکا مذہب حنفی تھا کون حنفی مذہب جسکی بدولت یہ تعزیہ پرست اور گور پرست ہیں یا جس کے معتقد یہ پیٹ کے بندے نیم ملاء اور معنوعی پیرزادے ہیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ وہ حنفی مذہب تھا جس کے بانی حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ خالص اسلام کا مظہر توحید ایزدی کا منبع۔ شرک و بدعت سے دور۔ کفر و الحاد سے متنفر۔ جسکا نمونہ آج بھی حضرات علمائے دیوبند۔ گنگوہ۔ سہارنپور وغیرہ موجود ہیں غرض ایسی حالت میں چاہیئے تو یہ تھا کہ حنفی مذہب بوجہ شاہی مذہب ہونے کے فتوحات ملکی کے دوش بدوش نہایت خوش اسلوبی سے ترقی پاتا اور عرب کی خالص و نتھری ہوئی توحید کا حقیقی جھنڈا ہند کی اوہام پرستی و بت پرستی کو قطعاً نیست و نابود کرکے لہراتا اور پھر یہ ہے ماراتا نظر آتا۔ اسلام پاک کے آفتاب عالمتاب کی نورانی شعاعوں سے ظلمات کفر و شرک بالکل دور ہو جاتے۔ برعکس اسکے اسلامی توحید پر پانی پھیر کے حنفی مذہب پر ہند کے دیوتاؤں اور دیویوں کا غلبہ ہوگیا۔ مسلمانوں پر ہنود کا منتر اثر کر گیا۔ ہند کی بت پرستی کا گمراہ کن مذہب موحدین عرب پر مسلط ہوگیا۔ مذہب ہنود کی تمام وہ رسمیں جو اہل اسلام کے خواب و خیال میں بھی کبھی نہ گذری تھیں۔ جو پاک اسلام کے نزدیک حقیقتاً کفر و شرک تھیں اسلام میں داخل ہوگئیں۔ آہ ؎

وہ دین حجازی کا بیباک بیڑا * نشاں جسکا اقصائے عالم میں پہونچا
مزاحم ہوا کوئی خطرہ نہ جس کا * نہ عمان میں ٹھٹکا نہ قلزم میں جھجکا
کئے پے سپر جس نے ساتوں سمندر
وہ ڈوبا دہانہ میں گنگا کے آکر

پاک اسلام گنگا کے دہانہ میں کس طرح ڈوبا کیا مذہب ہنود کے مقابلہ میں کمزور ثابت ہوا کیا اسلام کا کوئی عالم ہندی پانڈے سے مباحثہ مذہبی میں ہار گیا؟ انکی زبان سنسکرت کی یا ہندو دہرم کی کوئی خاص بات مسلمانوں کو پسند آگئی۔ ایں استغفر اللہ یہ کوئی بات بھی نہیں ہوئی۔ پھر ہوا کیا؟ سنئے اس ہند میں شاہان اسلام کا ورود صرف بغرض فتوحات و ملک گیری تھا وہ ہرگز ہرگز اشاعت مذہب کا خیال ساتھ لیکر یہاں نہیں آئے تھے اور نہ بعد ہی میں انکی اس طرف توجہ ہوئی وہ جس خیال اور جس دہن میں آئے تھے اسی میں غافل رہے۔ اس طرف اسلام نے ہندو دہرم سے یا بالفاظ دیگر مسلمانوں نے ہنود سے بغلگیر ہوکر انکی اکثر رسوم کو اسلامی رنگ میں رنگ کر معمول بنایا حتی کہ انکو عین اسلام سمجھ لیا تاہم اورنگ زیب مرحوم کے دور تک اسلام پاک کی حقیقی تابانی کچھ کچھ اپنا جلوہ دکھلاتی رہی۔ عالمگیر کے بعد جب اور سلاطین کا دور آیا تو ان کے وقت میں پاک اسلام کے آفتاب پر سحاب ظلمات چھا گیا کفر و شرک کی گھنگھور گھٹا نے اسلام کی نورانی شعاعوں کو ہندوستان کی سرزمین پر پھیلنے سے روک دیا مسلمانوں کے قلوب میں ہندی صنموں نے گھر کر لیا۔ اسلام کا مقصد جو محض خدا پرستی تھا اسلام کا اصل اصول پاک کلمہ شہادت ظاہری الفاظ کے ساتھ زبان پر رہ گیا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا مطلب دلوں سے محو ہوگیا۔ بجائے خدا پرستی کے مسلمانوں میں اوہام پرستی کی دھوم ہوگئی غرضکہ ہنود کی بغلگیری کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگر ہنود میں بت پرستی تھی تو ان مسلمانوں میں قبر پرستی پیر پرستی مدار پرستی سالار پرستی۔ تعزیہ پرستی۔ جھنڈا پرستی۔ چھڑی پرستی چبوترا پرستی وغیرہ گھس پڑی۔ اگر ہنود کالی جی کا بکرا کیا کرتے تھے تو مسلمانوں نے شیخ سدو کا بکرا مقرر کیا۔ اگر ہنود کسی دیوتا کے نام پر بھینس قربان کیا کرتے تھے تو انہوں نے سید احمد کبیر کی گائے مقرر کی۔ اگر ہنود کے یہاں قسم قسم کے تیرتھ اور جاترے موجود تھے جنپر نوع بنوع کے میلہ ہوتے تھے تو ان بدنام کنندہ اسلام نے بھی کلن پور، مدار صاحب کے میلہ قائم کئے اگر ہندو دہرم میں گنگا جمنا نامی تیرتھ تھے تو ان مسلمانوں نے بزرگوں کے مقابر کو تیرتھ بنایا۔ اگر ہنود اپنے بزرگوں کا شرادھ کرتے اور پنڈ دیتے تھے تو ان نام کے مسلمانوں نے بزرگوں کے عرس برسی ششماہی وغیرہ کی فاتحہ مقرر کی۔ اگر ہنود جنم گھنیا کا سوانگ ہر سال نکالتے ہیں تو ان محبان اسلام نے تعزیہ داری شروع کی۔ اگر ہنود کے یہاں کتھا کہلانا باعث مکت نجات ہے تو ان مسلمانوں نے صرف مجلس میلاد

ahmadimuslim.de

کے اعتقاد کو باعث بخشش سمجھ لیا۔ الحاصل یہ کہ ہنود کی تمام رسموں کو قدرے تغیر و تصرف سے اسلام میں داخل کرکے عین اسلام سمجھ لیا۔ کوئی مولوی مُلّا ایسا نہ تہا جو ان رسوم کی علانیہ تردید کرتا۔ نیم ٹرملا ملانوں کا زور تہا وہ بھی مزے سے قورمہ پلاؤ اڑاتے تہے عام پسند مسائل بتاتے تہے تو مسلمانوں کے قلوب سے اسلام و قرآن نیز بانی اسلام خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام کی عزت و عظمت بالکل جاتی رہی تہی آیات قرآنی کی تضحیک اور حدیث نبوی کی تحقیر کی گرم بازاری تہی۔ شراب نوشی۔ قمار بازی۔ امرد پرستی تو معمولی باتیں تہیں۔ تصوف کی اگر ہستی تہی تو ڈھولوں اور گویوں کے طبلہ و سارنگی میں۔ اگر فقیری کسی چیز کا نام تھا تو وہی مقابر و مزارات پر قوالوں کی آواز پر ناچنے کودنے اور گتیں بھرنے کا۔ نماز روزہ کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ مساجد کی عزت ایک قمار خانہ یا میکدہ سے زیادہ نہ تہی خلاصہ یہ کہ ہنود کی محبت و دوستی نے مسلمانوں سے اسلام کو جدا کر دیا تھا انکے دل ہنود کی باتوں میں مسحور ہو گئے تھے۔ اکبر وغیرہ کے زمانہ میں جو حالت مسلمانوں کی تہی اُس سے بچہ بچہ واقف ہے۔ اکبر کو اسلام سے کچھ بھی واسطہ نہ تہا صرف نام اُسکا مسلمانی تھا ورنہ اسلام سے اسکو کچھ سروکار نہ تھا۔ ہنود کے صنموں کی عزت اُس کے دل میں اتنی قدر تہی جتنی کہ ایک برہمن میں ہونی چاہیے قریب قریب یہی حالت دوسرے مسلمانوں کی تہی یہ دور مسلمانوں کا گذشتہ دوروں سے بھی نہایت زبون تھا۔ ہاں البتہ اسی دور میں جب تنزل اسلام کی حد ہو گئی تمام مسلمان عقیدتاً ہندو ہو گئے ظاہری صورتیں بھی مسلمانی نہیں تو بحکم ایزدی علماء کا ایک جلیل القدر خاندان دہلی کے ایک گوشہ میں چمکا۔ پھر بھی وہ کچھ ایسا دبا ہؤا تھا کہ بجز معمولی مسائل بتلانے کے اصلاح رسوم کی طرف قطعاً متوجہ نہ تھا آخر الحمد اللہ کہ اُسی خاندان کے ایک جلیل القدر بزرگ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ اس طرف مبذول ہوئی اور جناب نے قرآن شریف کا ترجمہ ملک کی عام زبان فارسی میں کر دیا تاکہ ہر فرد بشر اس سے مستفید ہو اسکو دیکھکر اپنے عقائد درست کرے اُف آفت بپا ہو گئی۔ نیم ٹر ملانے جہلا کو بڑہانے لگے کیونکہ اصلاح عقائد میں انکی روٹیاں جاتی تہیں۔ کفر کے فتوے دیئے عوام الناس کو شاہ صاحب کے قتل پر آمادہ کیا اپنے تمام کوششوں کو شاہ صاحب کی مخالفت میں صرف کیا مگر ہؤا وہی جو منظور خدا تہا۔ شاہ عبد العزیز صاحب اس شور شوری اور فتنہ انگیزی کو دیکھ چکے تھے خاموشی سے اپنے فرائض کو انجام دیتے رہے بادشاہ کی طرف سے انکی وہ عزت نہ تہی جسکے کہ بوجہ علم و فضل کے وہ مستحق تھے نیم ٹر ملانے بادشاہ کے منظر اور مقرب خاص تھے۔ اب لیجئے غیرت حق کو حرکت ہوئی اور ہمارے پیارے شہید کا دور آیا۔ عادۃ اللہ جاری ہے کہ جب عالم میں کفر و شرک کی گھٹا سلطنت کرتی ہے تو خداوند کریم اپنا کوئی مقبول بندہ اصلاح خلائق کیواسطے مبعوث کرتا ہے چونکہ یہاں بھی کفر و شرک کی حد ہو چکی تہی قلوب المومنین میں ہنود کی رسوم پیوستہ ہو چکی تہیں اسلام کا صرف نام ہی نام باقی رہگیا تہا کہ اللہ جل شانہ نے محض اپنے فضل و کرم سے اپنا ایک مقبول بندہ مصداق بحدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ۱۲ ربیع الثانی ۱۱۹۳ھ ہجری کو پیدا کیا جو ۱۶ برس کی عمر میں تمام ظاہری اور باطنی علوم کا ایک جلیل القدر فاضل اور مجتہد وقت ہو کر اعلائے کلمۃ الحق کیواسطے کھڑا ہو گیا۔ یہ وہی مقبول بندہ ہے جسکا نامی اسم گرامی زیب عنوان ”مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ“ ہے اس ذات (اس کا لفظ خلاف ادب ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ جناب) نے اس چھوٹی سے عمر میں نہ صرف علوم ظاہری و باطنی کو حاصل کیا ہاں آپنے فن سپاہ گری وغیرہ کو بھی کما حقہ سیکھا۔ الحاصل اس نازک وقت میں جبکہ ایک ادنیٰ مسلمان سے لیکر وہ لوگ بھی جو اپنے کو ظل اللہ کہلانا فخر سمجھتے تھے نبی اسلام کو چھوڑ کر اسلامی توحید سے منہ موڑ کر اصنام ہند سے رشتہ الفت جوڑ کر خدائے واحد کی پرستش کے سلاسل کو توڑ کر اپنی قسمتوں کو پھوڑ کر پیر پرستی۔ قبر پرستی۔ جھنڈا و چبوترا پرستی مردم پرستی و امرد پرستی وغیرہ اوہام پرستیوں میں مشغول ہو چکے تھے۔ شرک و بدعت کی تاریکی اس پر بھومی ہند کے غریب الوطن مسلمانوں پر مثل وبا کے مسلط ہو رہی تہی عرب کی پاکیزہ و نتھری ہوئی توحید میں تیرہ ہو رہی تہی۔ ہنود و اہل اسلام میں تمیز کرانے والی کوئی چیز بھی نظر نہ آتی تہی۔ کسی عالم فاضل کا یہ حوصلہ نہ تھا کہ وہ علانیہ اعلائے کلمۃ الحق کرتا مگر واہ اسمٰعیل! (خدا تمہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے[1]) اس شرک و بدعت کی تاریکی اور ظلمات میں توحید ایزدی کا چراغ روشن کرنا تیرا ہی کام تھا کیا کہنا تیرے حوصلہ و استقلال کا۔ کیا کہنا تیری ہمت و جرأت کا۔ واہ سبحان اللہ انسانی آواز تھی یا صدائے حق ؎

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی + زمین ہند کی جس نے ساری ہلا دی

اللہ اللہ گور پرستوں میں ایک تہلکہ پڑ گیا۔ پیر زادہ و پیر و اولیا کرنے لگا مصنوعی پیرزادوں اور صوفیوں میں ایک قیامت بپا ہو گئی کیونکہ انکی روٹیوں کا سہارا درہم برہم ہو گیا سینکڑوں نیم ٹر ملا نے مقابلہ کے زعم میں سامنے آئے۔ مگر صدائے حق اور ہیبت حق کا کیا کر سکتے تھے۔ مرعوب ہو ہو کر الٹے پاؤں دم دبا کر بہاگ کھڑے ہوئے سینکڑوں دانت پیس پیس کر خون جگر کھانے لگے۔ صدہا اسمٰعیل کے قتل کے منصوبے کئے صدہا طرح کی گیدڑ بھبکیاں دی گئیں مگر یہاں کیا غم اور کیا ڈر تھا۔

[1] یارو! کہو آمین۔ (مدیر)

ahmadimuslim.de

درحقیقت ایسی تاریکی کے زمانہ میں پیارے اسمٰعیل کی آواز نے وہی کام کیا جو کسی وقت میں تیغ فاروقی اور ذوالفقار حیدری نے کیا تھا۔

ہاں یاد رہے کہ اس تاریکی اور اندھیر کے مٹانے کیواسطے پیارے اسمٰعیل نے نہ صرف تیغ زبانی سے کام لیا بلکہ شمشیر قلم سے بھی مشرکین و مبتدعین کا قلع قمع کیا۔ لاریب پیارا اسمٰعیل اللہ کا سچا عاشق۔ توحید ایزدی میں محبت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا شیدا۔ وارفتہ تھا اسی جوش اور اسی دھن میں بالآخر پیارے اسمٰعیل نے بمقابلہ کفار شربت شہادت نوش فرما کر جنت الفردوس کا رستہ لیا۔ حضرات میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ اگر ہندوستان میں "شہید" سا سیف دو مرتبہ پیدا ہوتا مسلمانوں کی اصلاح میں جان و مال نہ قربان کرتا تو آج ہند کے مسلمان بالکل ویسے ہی ہوتے جیسے کہ بعض مواضعات و قصبات وغیرہ میں ہنوز موجود ہیں جنکو صحیح کلمہ تک پڑھنا نہیں آتا ہے۔ تمام رسمیں ہنود کی ان میں جاری ہیں۔ شادی بیاہ وغیرہ میں بغیر برہمن ساعت معلوم کئے اور برہمن کے پوچھے وہ کچھ کر ہی نہیں سکتے جبتک برہمن نکاح نہ کھلا دے قاضی کا پڑھایا نکاح بالکل کمزور بے وقعت یا کم از کم تمام مسلمان شرک و بدعت میں ڈوبے ہوتے۔ کوئی موحد توحید کا گیت گانے والا نظر نہ آتا۔ اگر ایک وقت مسجد میں جا کر ایاک نعبد و ایاک نستعین کہہ آتے تو دوسرے وقت نہایت خلوص و بڑے اعتقاد سے قبر کا طواف کرتے یا علی مشکلکشا اور یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ کے نعرے لگاتے بزرگوں سے دعا و التجا کرتے۔ ہر وقت و ہر جگہ ان کو حاضر و ناظر سمجھتے۔ مگر الحمد للہ پیارے شہید کی آواز نے بڑا کام کیا مسلمانوں کو شرک و بدعت کے گڑھے سے بچا لیا۔ ہاں اب پھر کہونگا کہ یہ شہید ہی کا طفیل ہے جو آج ہندوستان میں اسلام کا آفتاب عالمتاب چمکتا ہوا نظر آرہا ہے۔ خدائے واحد کی پرستش کرنیوالوں کے گروہ گروہ نظر آتے ہیں بچہ بچہ کی زبان پر جاری ہے کہ ؎

خدا فرما چکا قرآن کے اندر + مرے محتاج ہیں پیر و پیغمبر
نہیں طاقت سوا میرے کسی میں + کہ کام آوے تمہاری بیکسی میں
جو خود محتاج ہووے دوسرے کا + بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا
خدا سے اور بزرگوں سے بھی کہنا + یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا

گو کہ مولانا شہید علیہ الرحمۃ کے قلمی جہاد کے کئی ایک نسخے مطبوعہ خاص و عام ہیں لیکن سب سے زیادہ مشہور و مقبول مشرکین و مبتدعین کے دلوں میں سوراخ کرنے والی گنجینہ توحید و سنت ماحی شرک و بدعت مقوی اسلام و ایمان زیر عنوان کتاب "تقویۃ الایمان" ہے یہ کیسی کتاب ہے اسکی واسطے پیارے شہید کی تصنیف سے ہونا ہی کافی ضمانت ہے لیکن میں کسی قدر تشریح سے اس کتاب پر ریمارک کر کے مدعائے اصلی کو عرض کرونگا۔ ناظرین گھبرائیں نہیں۔

تقویۃ الایمان

پاک اسلام کے اصلی اصول کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی پوری اور مکمل تفسیر ہے جس طرح کلمہ شریف کے دو حصے ہیں اسی طرح یہ نامی کتاب بھی دو حصوں میں منقسم ہے۔ دوسرے حصے کا نام نامی تذکیر الاخوان ہے۔ اول حصہ میں لا الہ الا اللہ کے مطالب و معنے کو بالتوضیح و تفریح بیان کیا گیا ہے۔ یہ حصہ ایک باب اور پانچ فصل پر ختم ہوا ہے (۱) باب میں شرک و توحید کی حقیقت کو بیان کر کے پہلی فصل میں شرک کی مذمت اور توحید کی خوبیاں تحریر فرمائی ہیں اور پھر دوسری فصل سے لیکر پانچویں تک نمبروار شرک فی العلم۔ شرک فی التصرف۔ شرک فی العبادت۔ شرک فی العادت پر مدلل بحث کی ہے۔ اقسام شرک کو نہایت عمدہ پیرائے اور عام فہم سلیس اردو میں بتلایا ہے آیات کریمہ اور حدیث نبویہ کی تشریح و تفسیر کرتے ہوئے نہایت ہی آسان الفاظ کا استعمال کیا ہے۔ دوسرے حصہ میں کلمہ شریف کے دوسرے جز محمد رسول اللہ کی نہایت عمدہ اور مدلل تفسیر بیان کی ہے۔ اس حصہ میں سات فصلیں ہیں ان تمام فصول میں شہید علیہ الرحمہ نے شرک فی الرسالت یعنی بدعات و محدثات کی بیخ کنی کی ہے تمام رسوم مروجہ کے حسن و قبح کو بہت بڑی خوبی اور خوش اسلوبی سے بیان کیا ہے چونکہ محمد رسول اللہ کو لا الہ الا اللہ سے مناسبت تامہ ہے اور کیوں نہ ہو جبکہ آپ ہی توحید رب العزت کے حقیقی مظہر اور اشاعت کنندہ ہیں۔ اس لحاظ سے اس حصہ میں بھی شرک کی مذمت اور توحید کی خوبیوں کی چاشنی موجود ہے۔ خلاصہ یہ کہ یہ کتاب شرک و بدعت کفر و الحاد کی جانی دشمن اور بیخ کن ہے اور توحید و سنت کی پوری حامی اور معاون ہے اسلام کا حقیقی فوٹو اور آئینہ ہے۔ ہاں ہاں اہل حق اور عاشقان توحید و سنت کیلئے یہ کتاب کلید آخرت و مفتاح الجنۃ ہے اور اہل بدعت و ہوس کے حق میں باعث رنج و ملال اور ہلاکت ہے۔ جس طرح پیارے شہید کے مواعظ سے گھبرا کر اہل بدعت قبر پرست پیرزادے نیم ملانے چیختے چلاتے تھے اسی طرح اس کتاب کی اشاعت پر بھی بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے اور واویلا مچائی۔ اور کیوں نہ مچاتے اس کتاب کی بدولت ان مبتدعین و مشرکین کی ریاستوں اور عزت و عظمت میں خسارہ آگیا جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ان گور پرستوں و بدعتیوں کے افعال و اعمال پر لاحول پڑھتا ہوا توحید و سنت کا عاشق بن گیا۔ اکثر نیم ملانے اس کتاب کے جواب پر آمادہ ہوئے ناخلفوں نے کچھ تو ڈر لگایا فتوے دیا کہ اس کتاب کا رکھنا اور پڑھنا دونوں کفر ہیں تاکہ

کسی طرح اس کتاب کا عالمگیر اثر اور عام مقبولیت مٹ جائے یا کم از کم اسکا زور گھٹ جائے مگر بحکم وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ روز بروز اس کی مقبولیت اور وقعت تسخیر بڑھتی گئی مختصر یہ کہ جب ملانوں سے اس کتاب کا کوئی جواب نہیں ہو سکا اور ہوتا بھی کس بات کا کیا آیت و حدیث کا جواب لکھا جاتا۔ کتاب کو بجز آیات قرآنی اور احادیث نبوی کے اور کسی کے کلام و اقوال سے کچھ واسطہ ہی نہیں ہے تو ان مبتدعین نے بقول کسے ہیچ خوئے بد را بہانہ بسیار" پیارے شہید پر ناجائز اتہاموں اور الزاموں کی بھرمار شروع کی کہ مصنف تقویۃ الایمان نے انبیاء و اولیاء کی تحقیر کی ہے بہوت و بریت۔ انبیاء و اولیاء کو ایک ہی ساتھ ایک ہی میزان میں وزن کیا ہے۔ اثبات مدعا کیواسطے تقویۃ الایمان کی بعض عبارتیں بھی انتخاب کی لیکن ناظرین انتخاب عبارات میں اہل بدعت نے ایسا ہی مغالطہ دیا ہے جیسے کہ کوئی کہتا پھرے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ ۔ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ ۔ نماز مت پڑھو۔ قرآن نماز کو منع کرتا ہے اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۔ دیکھو قرآن کہتا ہے کہ مریم کا بیٹا مسیح (معاذ اللہ) خدا ہے تاہم اپنے وقت میں خود پیارے شہید نے بعض مکاتیب میں اور نیز بعد اُن کے معتقدین اہل حق زاد اللہ نے وقتاً فوقتاً ان اتہاموں کا کما حقہ قلع قمع کر دیا ہے۔ اس قسم کے اتہامات کی تردید میں متعدد کتابیں تالیف ہو چکی ہیں منجملہ اُن کے "دندان شکن" "ہدایت" "العجالہ فی ازالۃ الازالہ" "ایزد گشپ" نامی کتابیں میرے پاس بھی موجود ہیں جن سے کما حقہ معلوم ہوتا ہے کہ ان گور پرستوں نے عوام الناس کے بہکانے اور ورغلانے میں کہاں تک دیانت اور انصاف سے کام لیا ہے۔

غالباً ناظرین کو یاد ہوگا کہ میں نے اس مضمون میں دو دعوے کئے ہیں۔ اوّل یہ کہ قبل از مولانا شاہ محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کے ہندو اہل ہند پر کفر و شرک کی تاریکی چھائی ہوئی تھی اہل اسلام نے کفار کی اکثر رسموں کو اسلام میں داخل کر کے نقش اسلام کو میٹ دیا تھا۔ ہنود کی تمام رسمیں مسلمانوں میں سرایت ہو گئی تھیں۔ دوم یہ کہ مولانا شہید کی بدولت بفضل ایزد منان کفر و شرک کی کالی گھٹا دور ہوئی اور نیز اسلام جیسا مسلمانوں سے ہنود کی رسمیں دور ہوئیں اور انکو اپنی غلطی معلوم ہوئی آج جو کچھ بھی اسلام اس ہند میں نظر آ رہا ہے وہ اسماعیل ہی کا طفیل ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ اپنے ان دعووں کے ثبوت میں کوئی گواہ پیش کریں تاکہ دعویٰ بلا دلیل مقدمہ مدعی کی آواز کانوں میں نہ آئے۔ نیز گواہ بھی کوئی معمولی نہوں۔ ہمارے اوّل گواہ عالیجناب آنریبل ڈاکٹر سر سید احمد خاں صاحب مرحوم بانی مدرسۃ العلوم علی گڈھ کالج ہیں آپ اپنے لیکچر موسومہ اسلام میں (جو آپنے یکم فروری ۱۸۸۴ء کو بمقام لاہور دیا ہے فرماتے ہیں کہ:-

"اُن کے (ہاں شاید جناب مولوی اسماعیل صاحب کے زمانہ سے پیشتر ہندوؤں کی تمام رسمیں جاری تھیں" (مجموعہ لیکچر صفحہ ۱۱)

دوسرے گواہ جناب مولانا ڈپٹی نذیر احمد صاحب الملقب بہ شمس العلماء ہیں آپ اپنے اُس لیکچر میں جو آپنے اجلاس ہشتم محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۳ء علیگڈھ دیا تھا فرماتے ہیں کہ:-

"وہ سب سے بڑی اور سب سے عمدہ اور سب سے زیادہ انشاء اللہ مقبول عند اللہ وہ خدمت تھی جو مولوی اسمٰعیل رح نے کی انہوں نے اسلام کو شائبہ ہندوئیت سے پاک کرنا چاہا مگر ہندوئیت مدتوں کے اختلاط کیوجہ سے اسلام کے رگ و پے میں بیٹھی ہوئی تھی اور اس مادہ فاسد کا اخراج آسان نہ تھا مولوی اسماعیل رح نے کسی قدر تقویۃ الایمان اور صراط مستقیم اور اس قسم کی اور چند کتابیں لکھنے سے اور بہت کچھ خارشگاف وعظوں سے مسلمانوں کو جلاب دیا۔ جلاب تھا کڑوا اور کڑوا اکثر نے تو پیتے ساتھ اُگل دیا بعض پیتے تو پی گئے مگر ان کی چھاتی پر دھرا رہا اور بعض کو راس بھی آیا" (مجموعہ لیکچر صفحہ ۱۹)

یہ گواہ کیسے ہیں اور یہ گواہ کیسے ہیں اور یہ گواہی کیسی ہے۔ ناظرین خود سمجھ سکتے ہیں کسی تشریح یا توضیح کی ضرورت نہیں۔ ہمارا مدعا کما حقہ ثابت ہو ا اس میں شک نہیں کہ ناظرین اس طول عبارت سے گھبرا گئے ہونگے اور ممکن ہے کہ انکا کوئی قیمتی وقت بھی ضائع ہوا ہو مگر اس کے ساتھ ہی اُنپر یہ بات بالضرور روشن ہو گئی ہوگی کہ مولانا شہید علیہ الرحمہ کس پایہ کے بزرگ تھے آیا مثل انبیاء بنی اسرائیل تھے یا نہیں اور آوازہ اسماعیل سے پیشتر مسلمانان ہند کی کیا حالت تھی۔ اسماعیل کی زبان و قلم نے مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ تقویۃ الایمان کیسی کتاب ہے اور اہل اسلام کے حق میں کس چیز کا حکم رکھتی ہے۔ مشرکین و مبتدعین نے پیارے اسماعیل کی جانکاہ محنتوں اور کوششوں کا کیا صلہ دیا۔ ہاں پیارے شہید کی آواز اور کتاب تقویۃ الایمان سے کیا سبق حاصل کیا۔ آہ ؎

ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است ✦ گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است

آخر یہ مشرکین مدعی اسلام مولانا مرحوم سے کیوں نہ مستفیض ہوئے۔ مولانا کے فیض سے کیوں محروم رہے۔ جواب یہ ہوگا ؎

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل ✦ کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

ف مولانا رشید احمد صاحب مرحوم کو یہ گنگوہ میں تو سب سے پہلے نکو نگری جاتی آئندہ بھی (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

حضرات مجھکو اسکا تو بالکل افسوس نہیں ہے کہ اُس زمانہ کے مدعیان اسلام نے شہید اسلام کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا اور تقویۃ الایمان جیسی لاثانی اور لاجواب کتاب کی نسبت کیا فتوے دیا تھا - البتہ اس نئی روشنی کے زمانہ کے مسلمانوں پر ذِلت اور بہت بڑا افسوس ہے - اب جبکہ غیر اقوام مثل آریہ وغیرہ بھی توحید کا دم بھر رہے ہیں - ہر تعلیم یافتہ ہندو کے دل سے بتوں کی عظمت سلب ہوگئی ہے ان مدعیان اسلام نے اپنی حقیقی توحید کو تین تیرہ کر دکھایا ہے انکی توحید خلیفہ پرستی ہے انکی توحید قبر پرستی ہے - آہ انکی توحید بزرگوں کی عبادت ہے واہ کیا خوب فرمایا مولوی حالی نے (خدا مولوی صاحب کو سعادت دارین نصیب کرے) ؎

کرے غیر گر بُت کی پوجا تو کافر + کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
کہے آگ کو قبلہ اپنا تو کافر + جو ٹھیرائے بیٹا خدا کا تو کافر

مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں -
پرستش کریں شوق سے جسکی چاہیں

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں + اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں + شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں

نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے
(باقی باقی)

تعاقب

از برکت اللہ عظیم آبادی خریدار اخبار ۸۱۸
بخدمت شریف جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ

بعد السلام علیکم آنکہ مجھ کو دو مسئلہ میں چونکہ آپ سے اختلاف معلوم ہوتا ہے - اس لئے دوبارہ اسکا صاف کر لینا اچھا سمجھتا ہوں لہٰذا عرض ہے -

اوّل تو اہلحدیث جلد چہارم نمبر ۵۰ صفحہ میں بینک کے سود جائز ہونے پر جسکی دلیل میں آپنے ارقام فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے کئی ایک دفعہ قرض خواہ کو بغیر طلبی کے اصل حق سے زیادہ دیا اور اسی بنا پر یہ حکم ہوا کہ قرضخواہ کو اگر قرضدار از خود زیادہ دے تو لے لینا جائز ہے لیکن اسجگہ ایک شک پیدا ہوتا ہے کہ وہاں قرض خواہ کو پہلے سے کچھ زیادہ ملنے یا نہ ملنے کی مطلق خبر نہ تھی کہ یکایک قرضدار نے کچھ زیادہ دیدیا - اور بینک کے سُود میں یہ نہیں ہے بلکہ بزبان حال روپیہ داخل کرتے وقت بینک اسکا سود پر سکوت کو سود کے لینے کا اقرار کر رہا ہے اور جبکہ روپیہ داخل کرنیوالا بھی خوب سمجھ رہا ہے تو گویا دوسرے لفظوں میں یوں کہتا ہے کہ سود لینے کے لئے آمادہ ہے - اقرار کرتا ہے کہ سود لُونگا - پس ایسی حالت میں اسکو اُس حدیث اور جمہور علما کے مذہب پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق معلوم ہوتا ہے اور ایسے روپیہ داخل کرنے والے کی نیت صاف ظاہر ہے کیونکہ اگر سود لینے کو بُرا جانتا تو انکار کر سکتا -

جواب - آپ نے سوال کو بغور نہیں پڑھا اُس میں بھی انکار لکھا ہے - پس ابتو خلاف نہیں رہا - (اڈیٹر)

دوسرا مسئلہ اہلحدیث جلد پنجم ۱۰ میں انگریزی ادویہ کے متعلق ہے جسپر بھی جواز کا فتوےٰ اس وجہ سے دیا گیا ہے کہ وہ چونکہ اس میں ایک قسم کی شراب ڈالتی ہیں مگر وہ پینے کے لائق نہیں ہوتی بلکہ صرف ادویہ کو حل کرنے کے کام میں آتی ہے اور اسی بنا پر اس کے جواز کا فتویٰ ہوتا ہے - لہٰذا اس جگہ عرض ہے کہ اکثر ڈاکٹر اپنے پیشہ میں خلل واقعہ ہونے کے خوف سے علمائے کرام کے سوال پر کذب بیانی سے کام لیتے ہیں اور عدم سکر اسپرٹ (ساختہ از شراب) اور وائن (شراب) کا جواب دیکر دھوکہ میں ڈالتے ہیں -

رکٹی فائڈ اسپرٹ کے علاوہ انگریزی ڈاکٹری ادویہ میں جو چیزیں نفوذ اور حل کرنے اور مانع عفونت ادویہ کے خیال سے دی جاتی ہیں انکی دو قسمیں ہیں ایک وائن جو مطلق شراب یا خمر کو کہتے ہیں یہ تو یقینی منشی ہے اور انگور یا جو یا میوہ جات سے تیار کیجاتی ہے اور عموماً نشہ کے لئے بھی رائج ہے - دوسری اسپرٹ جو اسی وائن سے بنائی جاتی ہے اور اس میں بھی نشہ موجود ہے - اگر کسی کو تحقیق منظور ہو تو مٹریا میڈیکا اردو مصنفہ رائے کنہیا لال - ایل - ایم - ایس مدرس میڈیکل اسکول آگرہ صفحہ ۳ ملاحظہ فرما دیں -

انکے علاوہ انگریزی ڈاکٹری میں ایک نہایت مقوی معدہ جو پیپسن استعمال کرائی جاتی ہے وہ پیپسین ہے یہ بہیڑی یا بچہ مادہ گاو یا سور (خنزیر) کے تازہ اور تندرست معدہ کی میوکس میبرین (غشائے مخاطی) سے بنائی جاتی ہے - یہ بھی اسی مٹریا میڈیکا میں موجود ہے -

ایسی حالت میں میری ناقص عقل میں آتا ہے کہ جبتک ڈاکٹر وثوق کے لائق نہو اُس سے علاج رجوع کرانا ہرگز نہیں چاہئے -

اڈیٹر :- ڈاکٹر صاحبان اس کی مکمل تحقیق سے اطلاع دیں -

الفیض فیض آباد کی بابت بہت سے احباب نے ہم سے دریافت کیا ہے کہ اسکا

میری بغیر کام نہیں چلیگا

فروری کے مہینے میں احباب ذیل کی قیمت ختم ہے۔

غریب فنڈ میں کچھ دینا ہو تو کس سے بھی اطلاع فرمادیں جس صاحب کو انکار یا عارضی التوا کرانا ہو وہ مہربانی کرکے ضرور اطلاع دیں۔ (خاکسار مینجر)

نمبر خریدار	مقام	نمبر خریدار	مقام
۴۴	لودہانہ	۸۸۷	مدراس
۲۱۳	حاجی پور	۹۲۵	امرتسر
۲۱۶	جنڈیالہ	۱۰۴۰	نگروٹہ
۲۲۲	ہانسی	۱۰۴۴	دوپڑوالے
۲۲۶	نیچ پور	۱۰۴۵	چونڈہ
۲۲۹	حیدرآباد دکن	۱۰۴۸	لکھنؤ
۲۳۴	اودے پور	۱۰۵۰	پاربتی پور
۲۳۸	پٹنہ	۱۰۵۳	سیناپور
۲۴۲	پشاور	۱۰۵۴	دربھنگہ
۲۶۰	چک [illegible]	۱۰۵۶	دہلی
۲۶۶	فیروزپور	۱۰۵۹	بربسپور
۲۶۷	کھڈ	۱۰۶۰	سرائے ساہو
۲۷۵	ہزاری باغ	۱۰۶۱	ڈیرہ غازیخان
۲۸۹	بیرکھائی	۱۰۶۳	اکولہ
۴۲۱	اجودھیا	۱۰۶۴	بارہ مولا
۴۲۳	بانک پور	۱۰۶۶	جمال گنج
۴۲۷	باڑہ	۱۰۶۷	موتیہاری
۴۲۸	دہلی	۱۰۶۸	ریجورا
۴۳۶	مروت پور	۱۰۷۰	بھگوان پور
۴۳۸	اٹاوہ	۱۰۷۱	اسلام پور
۴۴۰	لنکاپور	۱۰۷۲	ڈھر گاؤں
۴۹۸	گوجرانوالہ	۱۰۷۳	آنتی
۸۴۱	دیناگر	۱۰۷۴	علامی
۸۵۸	دہلی	۱۰۷۷	الہ آباد
۱۰۷۸	سرتی انجی گاؤں	۱۱۳۱	دہلی
۱۰۸۳	ہرٹ ہرٹی	۱۲۱۹	چک ہیتخان
۱۰۹۰	پاکلنا زائن پور	۱۲۲۶	فیروزپور
۱۰۹۱	اودت نگر بھائی پور		

مُرقع قادیانی

کی خدمت گذاری کا اندازہ کرنا ہو اور یہ معلوم کرنا ہو کہ کہاں تک اس رسالہ کے میگزین سے قادیانی قلعہ پر گولہ باری ہوتی ہے تو ایک پرچہ نمونہ منگا کر ملاحظہ کریں اس مہینے کا رسالہ بطور نمونہ مفت ملیگا۔ مگر محصولڈاک کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہئے ۔

تعزیوں

کے اشتہارات طیار ہوکر جن جن احباب نے طلب کئے تھے انکو بھیجدئے گئے ہیں۔ ابکی دفعہ اشتہار میں ماہ محرم کے متعلق بعض احکام بھی لکھے ہیں مگر تعجب ہو کہ تعزیوں کے حامی تو ہر سال ہزاروں روپیہ خرچ کرتے ہیں لیکن جو لوگ تعزیہ کو اسلام میں چھچھا ہوا کانٹا جانتے ہیں وہ انکو اکھیڑنے میں چند پیسے بھی خرچ نہیں کرتے۔ اصل قیمت فی سیکڑہ ۲ر۔

مسلمان

اخبار اہلحدیث میں اگرچہ ہر ایک مذہب کے متعلق مضامین لکھے جاتے ہیں تاہم بوجہ عدم گنجائش مخالفین اسلام (آریہ۔ عیسائی وغیرہ) کی تحریرات کا کافی جواب نہیں دیا جاسکتا۔ اس لئے یہ معاملہ مدت سے زیر غور تھا کہ کوئی الگ رسالہ بھی اس مضمون کا نکالا جائے جو خالص اسلام کی روشنی دکھائے جس میں اسلامی فرقوں کے تنازعات نہوں بلکہ صرف مخالفین اسلام کی معقول تردید ہوا کرے۔ سو الحمدللہ کہ آج میں اس اشتہار کے ذریعہ سے پہلے ناظرین اہلحدیث کو اطلاع دیتا ہوں کہ میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ ایک رسالہ ماہوار اس مضمون کا نکالا کرونگا جسکا نام بھی **مسلمان** ہوگا۔ سردست قیمت سالانہ عہ ممالک غیر سے عہ معہ محصولڈاک۔ ناظرین درخواستیں بھیجنے میں جلدی کریں۔ ابوالوفا

القرآن العظیم

یہ وہی مشہور لیکچر ہے جو جلاہور کی آریہ کانفرنس کے لئے تیار کیا گیا تھا جو قرآن مجید کی عظمت خود قرآن شریف سے بتلانیکو کافی ہے۔ ذی ہمت احباب اگر اس کے متعدد نسخے خرید کر مفت تقسیم کرائیں تو ثواب عظیم پاویں فی نسخہ ۲ پائی فی سیکڑہ تین روپیہ میںنجر

چودھویں صدی کا مسیح ۔یعنی قادیانی مسیح اور کاذب نبی مرزا قادیانی کی زندگی کا فوٹو بطرز ناول۔ قیمت ۵ر، معہ محصولڈاک

ahmadimuslim.de

میسور اور بنگلور میں صوفیوں کی لڑائی

آجکل یہ دونوں مقام صوفیوں کے لئے رزمگاہ بن رہے ہیں۔ ایک طرف صوفیاء قادریہ ہیں۔ دوسری طرف صوفیاء نقشبندیہ۔ جماعت قادریہ تو مقامی ہے یعنی میسور اور بنگلور ہی کے رہنے والے ہیں مگر نقشبندی طائفہ بیرونی ہے یعنی ضلع سیالکوٹ کے حافظ سید جماعت علی شاہ اور اُن کے ایک دو خلفاء۔ یہی شاہ صاحب ہماری امرتسری اخبار اہل فقہ کے بھی مربی ہیں پس ناظرین ان حضرت کی اعتقادی کیفیت اہل فقہ کی اشاعت ہی سے سمجھ سکتے ہیں کہ بقول عن المرء لا تسئل وسل عن جلیسہ مگر وہاں ان اعتقادات سے بحث نہیں بلکہ آن زمین را آسمانے دیگر است۔ خدا کی شان دیکھئے کہ شاہ صاحب موصوف یا اون کے معتقدین اڈیٹر اہل فقہ وغیرہ بیچارے اہلحدیثون کے حق میں جو جو الفاظ استعمال کرتے تھے وہی بلکہ اون سے بھی بڑھ چڑھکر میسور اور بنگلور میں خود اُن کے حق میں عام طور پر استعمال ہو رہے ہیں۔ آج میسوری لڑائی کا تمام نقشہ بذریعہ اشتہارات ہمارے سامنے رکھا ہے۔ شاہ صاحب کو کسی اشتہار میں اشارۃً ابلیس لکھا ہے۔ کسی میں دجال بتلایا ہے۔ کسی میں فتنہ انگیز کسی میں مفسد کسی میں دنیاساز۔ حیلہ باز۔ غرض کسی میں کچھ کسی میں کچھ۔ آپ کے جرم کی فرد بھی انہی اشتہاروں میں دی گئی ہے جو اصل الفاظ میں نقل ہے۔ خواجہ شمس الدین قادری کے اشتہار میں یوں لکھا ہے :۔

(۱) حضرت شاہ صاحب امرتسری خلیفہ جماعت علیصاحب نقشبندی نے تقریر میں حضرت غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ پر حضرت بہاء الدین نقشبندی وغیرہ کو فضیلت دی۔

(۲) طریقہ عالیہ قادریہ سے طریقہ نقشبندیہ کی افضلیت بڑے وثوق سے بیان کی۔

(۳) مجالس میلاد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں مع اپنے مریدوں کے قیام نہ کیا۔

(۴) بارھویں ربیع الاول سنہ الیہ روز جمعہ تخمیناً ڈیڑھ ہزار مسلمانون کے مجمع کے روبرو افتتاح آثار شریف میں نہ قیام کیا نہ تعظیم ادا کی۔

(۵) مجلس آثار شریف غوث الاعظم رضی اللہ عنہ میں باوجود دعوت زیارت کے نہ گئے حالانکہ حجرۂ زیارت شریف اُن کے مسکن سے بالکل قریب تھا۔

(۶) جماعت علیصاحب ہر دونون خطبۂ جمعہ کو منبر کی پہلی سیڑھی پر ہی کھڑے ہو کر پڑھے دوسرے جمعہ بھی یوں ہی کیا۔

(۷) خطبۂ ثانی جمعہ میں صحابہ کرام و اہلبیت عظام کا ذکر نہ کیا نہ ثنا و صلوٰۃ بیان کی۔ اور بعد کے جمعہ میں بھی ایسا ہی کیا۔

ہم اتنی دور بیٹھے نہیں کہہ سکتے کہ فرد جرم شاہ صاحب اور اُن کے ساتھیوں پر فرضی چسپاں بنا دی۔ بہر حال کچھ بھی ہو ہمیں اس اعتراض کا جواب ملگیا جو ہمارے مخالفون کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ تقلید شخصی گو شرعاً واجب نہیں لیکن انتظام اسی میں ہے کہ ایک امام کے مقلد بنے رہیں ورنہ اُمت میں اختلاف کا کوئی علاج نہیں۔ گو اس کے جواب کے لئے گذشتہ اور موجودہ مقلدین کا اختلاف کافی تھا تاہم اس اختلاف پر طرہ یہ پیدا ہو گیا کہ علماء کے علاوہ اب تو صوفیوں میں بھی ایسا اختلاف ہوا کہ ایک گروہ دوسرے کے حق میں ابلیس۔ دجال۔ مردود۔ دنیاساز۔ وغیرہ الفاظ صراحتہً وکنایتہً بولتا ہے کیا یہ اختلاف نہیں۔ اس طرف پر طرہ یہ ہے کہ ایسی مصیبت کے زمانہ میں اہل فقہ نے بھی اپنے پیر دستگیر کو چھوڑ رکھا ہے۔ کبھی اون کی تائید اور مخالفین کی تردید میں ایک لفظ نہیں لکھا۔ حالانکہ ؎

دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست ✤ در پریشاں حالی و درماندگی ؎

چونکہ شاہ صاحب سے ہمارا بھی کچھ تعلق ہے اس لئے ہمیں اُن کی اس مصیبت میں ہمدردی ہے۔ کاش وہ ہم سے کچھ کام لینا چاہئے یا مشورہ پوچھتے تو ہم اُن کو ایک سہل نسخہ بتلا دیتے۔ کہ آپ اپنے مخالفون سے کہدو کہ ہم نقشبندی نہیں جانتے نہ قادری کو جزو ایمان جانتے ہیں۔ ہم تو قرآن وحدیث کے تابع ہیں۔ حضرت نقشبند بڑے ہوں یا شیخ عبدالقادر۔ ما را ازیں قصہ چہ کار ہمارا تو ایمان یہ ہے ؎

ہادی کے ان سے کون لایا ✤ جس نے پایا یہیں سے پایا

کو غوث و قطب و مقتدا ہو ✤ وہ بھی اسی در کا اک گدا ہے

صوفی و عالم و حکیم دینی ✤ کرتے ہیں سب اسی کی خوشہ چینی

آپ اگر اس پر عمل کرتے تو پھر کسی بے ایمان کے آپکا کوئی مخالف نہ ہوتا خیر اگر آج تک نہیں کیا تو اب ہی کر لیجئے۔

مرزا صاحب قادیانی اور حافظ محمد یوسف صاحب امرتسری

مرزا صاحب کو تو سب لوگ جانتے ہیں البتہ حافظ صاحب کا تعارف کرانا ضروری ہے۔ آپ کی مختصر تعریف یہ ہے کہ آپ بقول مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی امرتسر کی جماعت اہلحدیث کے سابقین سے فرد ہیں۔ آپ ایک زمانہ میں مرزا صاحب قادیانی سے نیک ظن تھے مگر اب تو خاصے مدمقابل ہیں۔ گو آپ پنشن لیکر خانہ نشین ہیں مگر دینی غیرت نہیں گئی

کبھی کبھی کچھ حرکت کر لیا کرتے ہیں۔ بعض بیرونی لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ نے مرزا صاحب کو کیوں قبول کیا تھا اور کیوں چھوڑا۔ اس سوال کے جواب میں آپ نے ایک مضمون لکھ کر دفتر اہلحدیث میں بھیجا ہے جو درج ذیل ہے۔ (اڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ از فقیر محمد یوسف بخدمت جناب کرم السلام علیکم۔ آپکا کارڈ پہونچا حال معلوم ہوا بعض بعض اور اشخاص نے بھی مجھ سے یہی حال دریافت فرمایا۔ ان کا بھی جواب ہو جاویگا۔ جناب من اصل حال میرے معتقد ہونیکا اور بد اعتقاد ہونے کا یہ ہے کہ مرزا غلام صاحب برادر حقیقی مرزا غلام احمد صاحب محکمہ نہر میں ملازم تھے اور میں بھی اوسی محکمہ میں ملازم تھا۔ کمترین گاہ گاہ موضع قادیان مرزا صاحب کے والد مرحوم اور اون کے بھائی صاحب مرحوم سے ملاقات کو جایا کرتا تھا۔ مرزا غلام احمد صاحب سے بھی ملاقات ہوگئی اور کبھی ان کے والد صاحب اور اون کے برادر صاحب امرتسر میں آکر میرے مکان میں اوترا کرتے تھے اور ایک دو مرتبہ مرزا غلام احمد صاحب عبد اللہ صاحب غزنوی سے ملنے کو میرے ذریعہ سے عبد اللہ صاحب سے ملاقات کی۔ شاید بیعت بھی کی ہوگی۔ غرضیکہ میری اور مرزا صاحب کی بہت ملاقات تھی مگر ابھی مرزا صاحب نے کسی قسم کا کوئی دعویٰ اور کسی قسم کا کچھ اشتہار نہیں دیا تھا۔ بعد انتقال عبد اللہ صاحب مرحوم مرزا صاحب کے والد اور برادر بھی اس جہان سے انتقال کر گئے چند روز بعد مرزا صاحب نے ایک اشتہار اسلام کی تائید میں مخالفین اسلام کو دیا۔ اوس اشتہار میں دس ہزار روپیہ دینے کا بھی وعدہ تھا۔ اوس زمانہ میں اکثر مسلمان + اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی بھی معتقد ہوگئے اون کے سبب میں بھی مرزا صاحب کا معتقد ہوگیا اور میں نے مرزا صاحب کو مخالفین اسلام کے مقابلہ میں بڑی بڑی امداد دی۔ کہ آجتک کسی نے ایسی امداد نہیں کی۔ اور مولوی محمد حسین صاحب نے بھی مرزا صاحب کی بہت امداد کی اور جسوقت مرزا صاحب امرتسر میں آیا کرتے تھے مولوی عبد الجبار صاحب بھی اون سے دعا کرانے جایا کرتے تھے۔ یہ باتیں سب کو معلوم ہیں اور مشہور ہیں ابھی مرزا صاحب بھی زندہ ہیں اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی، مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی زندہ ہیں تحقیق کر لیں۔ جب مرزا صاحب نے دعویٰ مثیل مسیح ہونے کا کیا تو کمترین موضع قادیان میں گیا۔ مرزا صاحب میری تعظیم کو کھڑے ہوئے میں نے اون سے معانقہ کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ آپ نے اسلام میں تفرقہ کر دیا۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ جو دعویٰ کیا ہے قرآن و حدیث کے موافق ہے میں نے عرض کیا کہ ابتک آپ کے تمام علما معتقد ہیں آپکو چاہئے تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی عبد الجبار صاحب امرتسری آپکے معتقد ہیں۔ اون سے مشورہ کر کے اپنا دعویٰ مشتہر کرتے تاکہ تفرقہ نہ ہوتا۔ اوسوقت مرزا صاحب نے اپنی غلطی کا اقرار کیا اور کہہ دیا کہ جہاں حافظ محمد یوسف علماؤں کے جلسہ میں مجھکو طلب کرینگے میں وہاں حاضر ہوکر اپنا دعویٰ قرآن و حدیث سے ثابت کر دونگا۔ چنانچہ میں نے تمام علماؤں کو امرتسر میں طلب کیا۔ کوئی عالم نہ آیا مگر میرے جواب میں آیات قرآن اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان دیدیا۔ اوس میں یہ بھی حدیث درج تھی کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت میں ۳۰ آدمی کذاب دجال ہونگے اور دعویٰ نبوت کا کرینگے۔ اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ یہ دلائل دیکھ کر میں بد اعتقاد ہوگیا بسبب اسکے اور بھی چند غلطیاں دیکھیں جن کا ذکر بہت طول طویل ہے۔ بعد اوس کے کتاب عصائے موسیٰ کے دیکھنے سے مرزا صاحب کی تکذیب خوب تصدیق ہوگئی۔ منشی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے اپنے الہامات سے یہ کتاب تحریر کی۔ مرزا صاحب نے ابتک اوس کا کچھ جواب نہیں دیا۔ میں نے اکثر الہامات منشی صاحب مرحوم کے معلوم کرکے تصدیق کئے۔ مرزا صاحب کا کوئی الہام آجتک مجھکو تصدیق نہیں ہوا گویا کہ مرزا صاحب دلائل اور الہامات میں بالکل کاذب ہیں وہ تو اپنے عیش و طمع نفسانی اور جمع مال میں مصروف ہیں یہ کام نبی اور ولی اللہ کا نہیں ہوتا۔ فقط محمد یوسف از امرتسر

+ انجام کیا معلوم تھا خبث نفس نگردد بسالہا معلوم (اڈیٹر)

تعاقب بابت صید البحر

س ۳۳ دریائی جانور مثلاً مگر، کچھوا، دریائی سانپ وغیرہ اور جو کچھ دریائی جانور ہیں حلال ہیں یا حرام۔ ایک صاحب ان کل دریائی جانوروں کو حلال کہتے ہیں از روئے قرآن و حدیث جو حلال حرام ہو بذریعہ اخبار مطلع فرمادیں۔

ج ۳۳ قرآن مجید میں ارشاد ہے اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ یعنی دریائی شکار تمہارے لئے حلال ہے تمہارے گذارے کی صورت ہے یہ جمیع اقسام دریائی کو شامل ہے جبتک کوئی مخصص اوسکا نہ آئے۔ مخصص کوئی نہیں۔

اقول۔ اس آیت احل لکم صید البحر وطعامہ متاعا لکم سے حلت اکل صید البحر عام طریقہ پر سمجھنا خالی از تسامح نہیں۔ آیت مذکورہ بالا سے حلت اکل صید البحر علی العموم ہرگز و صراحتہ مفہوم نہیں ہوتی بلکہ اس مسئلہ حلت اکل صید البحر علی العموم سے اس جزو آیت احل لکم صید البحر کو کوئی سروکار ہی نہیں ہے اس جزو آیت شریفہ سے صرف یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ محرم کیلئے احرام کی حالت میں دریائی شکار حلال کیا گیا ہے دریائی شکار اوس کے لئے حلال ہے مطلب یہ کہ اے مومنو تمہارے لئے دریا کا شکار کرنا حلال ہے تم اپنی احرامی حالت میں شکار دریا بطیب خاطر کرو کوئی روک ٹوک تم کو ہماری طرف سے نہیں بخلاف بری شکار کے کہ وہ تمہارے واسطے احرامی حالت میں بالکل ممنوع و حرام ہے اس کے پاس ہرگز

ahmadmuslim.de

پر پیشگو لا تقتلوا الصید وانتم حرم ۔ اسی حرمت کے مقابلہ میں وہ حلت بیان ہوئی ہے۔
اوس حلت سے حلت اکل مراد ہرگز نہیں ہے الفاظ قرآنی اس کے شاہد عدل ہیں اگر یہاں حلت اکل صید مراد لی جاوے تو پھر آیت حرم علیکم صید البر مادمتم حرما میں بھی حرمت اکل صید البر ضرور مراد لینی ہوگی اور اس میں بہت بڑی خرابی لازم آئیگی حالانکہ محرم کے لئے بری شکار کا گوشت کہانا اگر کوئی غیر محرم اس کے پاس پہنچا دیوے تو حلال و طیب ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سراپا برکت میں بعض حضرت صحابہ نے حمار وحشی کی ران بہیجی۔ آپ نے اس گوشت کو نوش جان فرمایا یہ بات ماہرین احادیث پر مخفی نہیں اور حلت صید کے لئے یہ کچہہ ضروری نہیں ہے کہ اس صید و شکار کا کہانا بھی حلال ہو۔ دیکہیئے غیر محرم کے لئے شکار خشکی کا کرنا علی العموم حلال ہے لیکن کہانا اون سبہوں کا علی العموم حلال نہیں۔ کہانا صرف جانوران ماکول اللحم کا حلال ہے۔ (انتہی)
شیر۔ بہیڑیا۔ گینڈا۔ خنزیر اہلی و وحشی۔ بہیڑیا وغیرہ غیر ماکول اللحم کا شکار کرنا بیشک بلاشبہ حلال تو ہے مگر کہانا اون کا حرام ہے۔ ایسا ہی دریائی جانوروں کا شکار کرنا محرم کے لئے علی العموم حلال و جائز تو ہے لیکن کہانا علی العموم حلال نہیں ہے۔ کہانا ان جانوروں کا حلال و جائز ہے جنکو قرآن میں طعام البحر بتلایا گیا ہے اور آنحضرت علیہ السلام نے حدیث میں الحل میتتہ کرکے تعبیر فرمائی ہے۔ غیر طعام کا کہانا ہرگز حلال نہیں ہے جملہ وطعامہ متاعا لکم اسی کی طرف علی رؤس الاشہاد بآواز بلند پکار رہا ہے اگر حلت اکل صید البحر علی العموم مقصود باری ہوتی تو پہر وطعامہ متاعا لکم فرمانیکی ضرورت نہیں تہی۔ معطوف علیہ اور معطوف میں مغائرت ذاتی تو یقینی و بدیہی بات ہے اگرچہ کسی حکم خاص میں اتحاد ہی ہی یہ جملہ وطعامہ متاعا لکم صاف کہہ رہا ہے کہ بحری دو قسم کی چیزیں ہیں ایک تو وہ جو شکار کی جاتی ہے اور کہائی نہیں جاتی اور دوسری وہ جو کہائی جاتی ہے پس جو کہائی جاتی ہے اوس سے فائدہ مند ہو یعنی کہاؤ اور جو کہائی نہیں جاتی اسے مت کہاؤ اور اطلاق لفظ طعام کا اکثر اونہیں چیزوں پر ہوتا ہے جنکو لوگ کہاتے اور ان سے اپنی گذران کرتے ہیں یہ بات ہر واقف پر روشن ہے۔ پس اب علی العموم دریائی شکار کا کہانا حلال ہونا اس آیت سے مفہوم نہیں ہوتا۔ شکار کرنا دوسری چیز ہے اور کہانا دوسری چیز۔ ان دونو میں ملازمت نہیں ہے۔ الحاصل جملہ وطعامہ الخ اور حدیث الحل میتتہ سے بڑہکر اب اور کون مخصص ہوگی۔ ھذا ما تیسر لی وانا العبد الضعیف الراجی الی رحمۃ ربہ ذو المنن علی حسن بہلا کہنوی البہاری مولانا و مدرس فورٹ بیگنا۔

یہ رسالہ کس ایڈیٹر الحفظ مصنفہ ہے کچھ اور خیال فرماکر مجہکو بذریعہ ملامت شماوین بلکہ مع الجواب بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع فرماکر ممنون فرماوین اللہ پاک آپ سے دینی خدمت لے اور آپکی حیات میں ترقی دے۔ آمین یا رب العالمین و سلام خیر ختام (خاکسار علی حسن)

جواب۔ آپکی تحریر کی تائید میں ایک رسالہ صید البحر بہی پہنچا ہے مگر آپ دونوں حضرات پر یہ امر روشن ہوگا کہ حرمت بہی حکم شرعی ہے حلت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خمر کے متعلق جبتک حرمت نہیں آئی تہی بغیر کسی حکم باحت کے لوگ پیتے تہے گو حرمت کے لئے حکم کا انتظار تہا۔ بس یہ ضرور ہے کہ جس چیز کو ہم حرام کہیں اس کی حرمت کے لئے کوئی نص صریح پیش کریں جس کی طرف آپ دونو حضرات نے توجہ نہیں فرمائی۔ میں نے رسالہ مذکورہ کو بہی بغور دیکہا کہ مصنف علام نے اپنے دعوی (حرمت) پر کوئی آیت یا حدیث نقل کی ہو کوئی نہیں کی۔ ممکن ہے میری نظر میں نہ آئی ہو۔ مصنف موصوف اطلاع بخشیں کہ کس صفحہ پر انہوں نے کوئی آیت یا حدیث صریح اس دعوی کی دلیل میں پیش کی ہے علی ہذا القیاس آپ نے بہی کوئی دلیل نہیں دی۔ البتہ میری دلیل پر اعتراض کیا ہے جو اگر قابل جواب ہے تاہم آپ کے دعوی کو مثبت نہیں۔ کیونکہ دلیل حلت اگر ناقص بہی ہو تو بقاعدہ اصول حرمت کو مستلزم نہیں کیونکہ حرمت خود دلیل کی محتاج ہے۔
خیر یہ تو آپکی تحریر کی تنقیح تہی اب سنئے جواب۔
آیت کریمہ کے معنی ہیں کہ دریائی جانوروں کو شکار کرکے کہانا تمہیں حلال ہے اور احرام کی حالت میں منع ہے چنانچہ صید کا لفظ اسی طرف مشعر ہے کیونکہ صید بمعنی مفعول ہے جسکی اضافت جیسی فاعل کی طرف ہوتی ہے ظرف زمان یا مکان کی طرف بہی جائز ہے۔ اور آیت مرقومہ میں ظرف مکان کی طرف ہے مگر فاعل کی اضافت بہی ملحوظ ہے۔ پس آپ نے جو مادہ اختلاف پیدا کیا ہے وہ اٹہہ گیا۔ کیونکہ محرم کو دوسرے کا کیا ہوا شکار اس لئے حلال ہے کہ وہ آیت مرقومہ میں داخل نہیں کیونکہ اس کا صید (شکار کیا ہوا) نہیں پس آیت اور حدیث دونوں میں تطبیق ہو گئی اور آپ کا شبہ بہی اٹہہ گیا کہ آیت میں شکار کرنے کی حلت مذکور ہے نہ کہ شکار کے کہانے کی کیونکہ آیت موصوفہ میں احل کا منسوب الیہ صید کو بنایا گیا ہے اور صید یہاں مصدری معنی میں نہیں بلکہ مفعول کے معنی میں ہے جو ظرف مکان کی طرف مضاف ہے اور مفعول پر محل حلت ہونے کے یہی معنی ہیں کہ اس کا کہانا حلال ہے نہ کہ اس پر فعل کا ایراد کرنا۔ فافہم ولا تعجل۔ دہلوی تحریر بہی اسی کے قریب قریب ہے۔ اوس میں زائد بات یہ ہی کہ ذی ناب والی حدیث اس دعوی پر پیش کی ہے مگر میرے خیال میں یہ دلیل بہی مستلزم دعوی نہیں کیونکہ ذی ناب وغیرہ الفاظ بری جانوروں کے لئے ہیں جبتک کہ قید بحری کی نہ ہو اسی نوع کے لئے مستعمل ہے۔

✤

القرآن المعظم ۔ مع ترجمہ ... اہلحدیث امرتسر

انتخاب الاخبار

پنڈت بھوجدت مسافر آگرہ اور مولوی ابوالوفا ثناء اللہ ایڈیٹر کے درمیان ۱۵-۱۶-۱۷-۱۸ فروری کو امرتسر میں مباحثہ ہوگا۔ دونو مناظر اپنے اپنے جوہر دکھائینگے (نائب ایڈیٹر)

ہندوستان کی تجارت برآمد کو ہرسال ترقی ہورہی ہے۔ مالی سنہ رواں کے پہلے آٹھ ماہ میں ایک کروڑ اکیس لاکھ روپے کا مال ہندوستان میں اور ایک کروڑ ۴۲ لاکھ روپے کا مال ہندوستان سے دوسرے ملکوں میں گیا۔

ایک آنہ والے سکہ کی مانگ اس قدر جاری ہے کہ بمبئی کی ٹکسال بمشکل یہ مانگ پوری کرتی ہے آجکل رات دن ٹکسالوں میں آنہ والا سکہ مسکوک ہوتا رہتا ہے۔ اس سکہ کو ہندوستان کی پبلک نے بہت پسند کیا ۔ چار پیسوں سے وزن میں کم ہے گو مال کچھ بھی نہیں

نوشہرہ میں دریائے کابل کے اوپر سے گذرنے کا محصول لیا جاتا تھا۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے اب یہ محصول لینا موقوف کردیا۔

ضلع دہلی میں مسجد موسومہ شمسی تالاب مع اپنے چبوترہ اور دونوں دروازوں کے آثار قدیمہ میں داخل کی گئی۔ اب اس کی مرمت وحفاظت سرکاری خرچ سے ہوا کریگی۔

مراکو میں طوائف الملوکی کا دور ہو رہا ہے۔ مولائے حفیظ کی فوج کو فرینچ فوج نے شکست فاش دیدی مگر اس سے کوئی مفید نتیجہ موجودہ سلطان مراکو کے لئے نہیں نکلا وزان کے مقدس شہر میں اہل مراکو نے مولائے حفیظ کو اپنا بادشاہ مشتہر کیا۔ (مختلف فوجیں)

ایک اور تیسرے دعویدار تخت مراکو مولا رشید نے شہر ستاط پر پھر دوبارہ قبضہ کرلیا فرینچ فوج اس مقام کو اپنے حلقہ اثر سے باہر قرار دیکر وہاں سے پیچھے ہٹ آئی۔ شہر رباط اور اس کے آس پاس دو ہزار فرینچ فوج مقیم ہے۔ (رفاہ عام پریس)

۱۰۰ ہندوستانی جن کے پاس تجارت کرنے کی اجازت کا لیسنس نہ تھا جوہانسبرگ میں گرفتار کیے گئے۔ ان کو پندرہ پندرہ روز قید رہنے کی سزا دی گئی۔ ایک ہندوستانی سپاہی کو جو پہلے فوج میں ملازم تھا ٹرانسوال سے چلے جانے کا حکم دیا گیا۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے پر ان کو دو ماہ کی قید کی سزا دی گئی۔

جدہ اور مکہ معظمہ میں اس سال ہیضہ کا بڑا زور رہا۔ گذشتہ ہفتہ حاجیوں میں روزانہ ۵۰۰ موتیں ہوتی رہیں۔

تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ کے تار گھر کے چپڑاسیوں نے بھی ہڑتال کردی ہے

جی آئی پی ریلوے کے ورکشاپ کی ہڑتال کا خاتمہ ہوا۔ ان کے مطالبات منظور کئے گئے اور تکلیفات کو رفع کرنے کا وعدہ کیا گیا۔

راجپوتانہ مالوہ ریلوے کے پولیس کانسٹبلوں نے تنخواہ لینے سے انکار کیا۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ پولیس کمشن نے اضافہ تنخواہ کی سفارش کی تھی وہ ہم کو کیوں نہیں دیا گیا۔ پولیسمین ڈیوٹی برابر سرانجام دے رہے ہیں مگر تنخواہ نہیں لیتے۔

مہاراجہ دربھنگہ نے اپنی تقریب سالگرہ کی خوشی میں ۲½ لاکھ روپیہ نواب لفٹنٹ گورنر کی نذر کیا۔ اس غرض سے کہ کلکتہ یونیورسٹی کے لئے ایک کتبخانہ کی عمارت بنائی جائے۔ (قحط فنڈ میں دیا ہوتا)

لاہور کے دو گورے سپاہیوں نے ایک دن شام کے وقت جبکہ وہ اسٹیشن پر سے آرہے تھے ایک شریف انگریز سے جو کہ اپنی گاڑی پر جارہا تھا درخواست کی کہ چونکہ ان کا کوچوان کہیں بھاگ گیا ہے اسلئے وہ انہیں اپنی گاڑی پر چڑھا کر قلعہ تک چھوڑ دیئے۔ اس نے درخواست منظور کرلی جب قلعہ کے نزدیک پہونچے تو گوروں نے اس انگریز کو نیچے گراکر اس کی جیب میں سے سب نقدی وغیرہ نکال لی اور قلعہ میں بھاگ گئے۔ صاحب بہادر کی قانونی چارہ جوئی پر ایک کو تین ہفتے اور دوسرے کو تین ماہ کی سزا ہوئی۔ (ریویو پاس تہذیب)

باکو سے سینٹ پیٹرسبرگ میں یہ خبر پہونچی ہے کہ ایرانی حد کی ترکی سپاہ کو آگے بڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ریزرو سپاہ بھی طلب کی جاویگی۔

جنوب آسٹریلیا میں غیر معمولی گرمی کی لہر گذر رہی ہے۔ ملبورن میں ایکسو سے زیادہ آدمی ہیٹ کر مر گئے۔

ٹونک کا دفتر تحصیل ۹ جنوری کو جلکر خاک سیاہ ہوگیا اس کے ساتھ ہی تمام کاغذات جلگئے

ریاست دہرنگدہرا کے راجہ صاحب نے اپنی سالگرہ کی خوشی میں تمام ریاست میں ابتدائی تعلیم مفت کردی۔ اور وظیفوں کی تعداد بڑھادی۔

تمام ہندوستان میں سرکاری خیراتی کاموں کی مزدوری پر ۳ لاکھ ۴۰ ہزار آدمی معروف ہیں

شروع اپریل سے ۳۱ دسمبر گذشتہ تک ہندی ریلوں کی آمدنی میں بمقابلہ سال ماسبق ۲ کروڑ ۸ لاکھ کی بیشی ہے۔

سلطان المعظم نے محیک مجرم بورلیس کو جسے بتاریخ ۲۱ جولائی ۱۹۰۵ء مسجد حمیدیہ کے متصل بمب کا گولہ چلانے کے جرم میں قتل کی سزا ملی تھی رہا فرمادیا ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ جناب ممدوح اس حادثہ سے بال بال بچے تھے۔

مولوی عبدالرحیم صاحب دیناجپوری اپنی صحت کیلئے ناظرین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں خدا شفا بخشے۔

خبر ہے کہ سلطان المعظم حجاز ریلوے کے آخری حصہ یعنی مدینہ منورہ تک مکہ معظمہ کے افتتاح کی رسم میں شرکت کی غرض سے حضور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کو مدعو —— کر رہے ہیں۔

اعلان مبلغ پچاس روپیہ انعام

ترک الاسلام

المعروف بہ

نصرۃ الاسلام فی تقلید الامام

مبلغ پچاس روپیہ انعام

پچاس روپیہ انعام

میں تمام علماء اہلحدیث کو بذریعہ اخبار اہلحدیث امرتسر اطلاع دیتا ہوں کہ جو حدیثیں میں نے کتاب ہذا میں تقلید شخصی کے ثبوت میں لکھی ہیں ان کی نسبت جو صاحب علماء اہلحدیث۔ یعنی عامل بالحدیث ربانی یہ ثابت کرینگے کہ ان حدیثوں پر صحابہ کرام نے بالکل عمل نہیں کیا یا یہ رسول صلعم کی حدیثیں نہیں ہیں انکو مبلغ پچاس روپیہ انعام دیا جائیگا۔ بشرطیکہ جواب معقول ہو کتاب کی قیمت (عہ) سے ۱۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۶ ہجری تک مع محصولڈاک ۸ر اور علماء اہلحدیث کو ۲ر کے ٹکٹ محصولڈاک آنے پر مفت۔ اسلئے مفت دیجاتی ہے تاکہ تمام اہلحدیث منگوا کر انعام مقررہ حاصل کر سکیں کتاب ہذا کے آخر میں رسالہ الکلام المتین فی دفع فاتحہ خلف الامام ورفع الیدین ودبا مجہر الآمین شامل ہے جسکی قیمت علاوہ قیمت کتاب عہ کے ۲ر ہے مفت ملیگا

المشتہر سید محبوب شاہ حسینی محمدی حنفی قادری ساکن دائرہ ذاکر نامانسہرہ ضلع ہزارہ

اڈیٹر - قصہ مشہور ہے کہ کسی بادشاہ کے دربار میں ایک بچہ ... اپنے کو افغان ظاہر کرتا تھا بادشاہ نے پوچھا "از کجا آمدید" اوس نے ... وزیر خوش مزاج نے جواب دیا "قابلیت شما از قاف قابل معلوم شد" ہے۔ آپ کی کتاب کی خوبی تو خود آپ کی اس تحریر خصوصاً عربی اسماء ہی سے ظاہر ہے۔ بہر ایک نسخہ بخدمت جناب مولوی محمد ابو القاسم صاحب بمقام بنارس محلہ ... اگر بغرض جواب بھیجدیں اور انعامی رقم کی فکر کریں۔

مرقع دیانندی

اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانندجی جو کچھ کہتے تھے خود اس کا خلاف کرتے تھے۔ آریہ سماج کے ڈھول کی پول اس کتاب سے خوب کھلتی ہے۔ آریوں ... کے متعلق معلومات کا ایک کافی ذخیرہ ہے قیمت ۳ر محصول علاوہ۔ پتہ دفتر اہلحدیث امرتسر

حسب الحکم مولانا ابو الوفا ثناء اللہ

قابل دید کتابیں

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں۔ ایسے کہ باید و شاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں سردست تیار ہیں چھٹی جلد زیر طبع ہے۔

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت عا

جلد دوم - سورہ آل عمران ونساء " عا

جلد سویم - سورہ مائدہ - انعام - اعراف " عا

جلد چہارم سورہ نحل ۱۴ پارہ تک " عا

جلد پنجم - سورہ فرقان تک " عہ

پانچوں جلدوں کے یکجا خریدار کو ... محصول علاوہ

تغلیب الاسلام مکمل

بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور (نو آریہ دھرمپال) نہایت مدلل

جلد اول قیمت ۵ر

جلد دوم قیمت ۶ر

جلد سوم قیمت ۵ر

جلد چہارم " ۵ر

چاروں جلدوں کی قیمت عصر محصولڈاک علاوہ

ترک اسلام

مہاشہ دھرمپال نو آریہ (سابق عبد الغفور) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب قیمت ۱ر

حق پرکاش

آریوں کے گرو آریہ سماج کے بانی سوامی دیانندجی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراض کئے ہیں اون کا مفصل و مدلل جواب قیمت ۸ر

اہلحدیث امرتسر کٹڑہ سفید

مولوی ... پریس میں چھپا

انبہات المومنین کا الزامی جواب - خداوند کا باپ اور خداوند کی ماں قابل دید کتابیں ہیں قیمت ۸ر محصولڈاک بذمہ خریدار پتہ - منیجر ... امرتسر

ahmadimuslim.de